سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ
بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
وانتم اذلہ

BADR
بدر
QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

بنوش جرعۂ وصلش زجام نورالدین
Registered No. L. CCLXXXVIII
اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل

سنہ ۱۳۳۱ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۹۱۲ء مطابق

جلد ۱۳
ضعیف و مردہ دلی گر بقادیاں درآ
بروز جمعرات
کہ ہست محیی حق کلام نورالدین
نمبر ۲۳

چار روپے

دس شرائط بیعت

اوّل۔ یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہوجائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت میں راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام او
بادۂ عرفان ما از جام او

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جاں شد و باجاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیائے سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

باکلام دوری از اں عالیجناب
نزد ما کفر ست و خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا۔

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ الودود کی صحت بفضلہٖ تعالیٰ احباب کے لئے موجب تسکین و اطمینان ایزد منان ہے۔ آپ ظہر و عصر، مغرب و عشاء کی نمازیں مسجد مبارک میں اپنی امامت کے ساتھ پڑھاتے ہیں۔ بین الظہر والعصر بخاری شریف کا درس ہوتا ہے اور مغرب کے بعد صاحبزادہ عبدالحی قرآن مجید پڑھتے ہیں اور عشاء کے بعد حضور گھر تشریف لے جاتے ہیں اور بندہ ہی سادۂ عنقریب ہونے والے ہیں خدا ان کا میاب بنائے۔ عبدالحی کا خط آیا ہے کہ ہم معہ حضرت صاحبزادہ صاحب ۔ ذو بخیر مستقر میں پہنچ گئے اور بہنے سب بھائیوں کیلئے دعا کی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سالانہ جلسہ

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارا سالانہ اجتماع جو ۲۵-۲۶-۲۷ دسمبر کو ہوگا قریب آرہا ہے اس سالانہ جلسہ کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود اپنے ہاتھ سے رکھی تھی اور ہمارا جو اس کے ہاتھ پر بک چکے ہیں یہ فرض ہے کہ آپ کی اٹھائی ہوئی بنیاد کی تکمیل میں پوری ہمت اور عزم سے لگے رہیں آپ کی اس سالانہ اجتماع کی بنیاد ڈالنے سے آپکے ہی پاک الفاظ میں یہ تھی کہ ہماری جماعت کے لوگ بہ نیت استفادۂ ضروریات دین و مشورہ اعلائے کلمۂ اسلام" اکٹھے ہوا کریں۔ سو بحمد اللہ یہی پاک مقصد اب تک اس اجتماع میں ہمارے مد نظر ہے۔ استفادہ ضروریات دین اور اعلائے کلمۂ اسلام یہ دونوں وہ پاک اغراض ہیں جن کے لئے قرون اولیٰ کے پاک لوگوں نے اپنی زندگیاں وقف کر رکھی تھیں اور ہر قسم کی تکالیف اور مشکلات کو اٹھاکر ان اغراض کے حصول میں لگے رہتے تھے جب سے مسلمانوں نے ان پاک مقاصد کو اپنی نظروں سے پرے ہٹا دیا اسی وقت ان کے مصائب کا بھی آغاز ہوا۔ انھوں نے تو آرام طلبی کے لئے اس مشکل راہ کو چھوڑنا چاہا تھا مگر اس کو چھوڑ کر انھیں بہت بڑی بڑی مشکلات اٹھانی پڑیں اور دنیا میں سے ان کی سلطنت۔ انکی شوکت۔ ان کی عزت سب کچھ اعلائے کلمۂ اسلام کے مقصد عالی کو چھوڑنے کے ساتھ ہی رخصت ہو گئے۔ پس یہ نہائت ہی تنگدلی اور ناسمجھی کے خیالات ہیں جو دلوں میں ایسے وساوس پیدا ہوتے ہیں کہ سالانہ جلسہ پر ہمارا اسقدر روپیہ خرچ ہو جاویگا یا سفر میں ایسی ایسی تکالیف پیش آویںگی۔ خدا کی راہ میں ان باتوں کو خوشی سے برداشت کرنا سیکھو تاکہ تمہارے اندر ایک پاک روح پیدا ہو کر دنیا کو اسلام کیطرف کھینچے گو آجکل دنیا میں بھی جو لوگ کچھ کام کرنا چاہتے ہیں وہ بھی اس اجتماع کے اصول کو سمجھ کر اسپر عمل پیرا ہوتے ہیں مگر میں آپ کو سچ سچ کہتا ہوں کہ ہمارے آقا و مرشد نے ہمارے لئے اس سالانہ اجتماع میں شمولیت کو دنیا کے لوگوں کی تقلید میں ضروری قرار نہیں دیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس راہ پر چلایا۔

اور اب تو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ ہر سال کس قدر نئے برکات کا موجب یہ ہمارا سالانہ اجتماع ہوتا ہے بات صرف یہ ہے کہ جب تک تم اس پاک نیت کو دل میں لے کر آتے ہو جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی بنا ڈالی تھی تو تمہارا ایک ایک قدم اللہ کی راہ میں اٹھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کبھی اخلاص سے اٹھائے ہوئے قدم کو ضائع نہیں کرتا۔ ہاں اگر استفادہ ضروریات دین اور اعلائے کلمہ اسلام کی نیت کو چھوڑ کر ادھر کا رخ کروگے تو بے شک تم نے اپنا وقت بھی ضائع کیا روپیہ بھی ضائع کیا اور تکلیف بھی ناحق اٹھائی مگر کسقدر فضل خدا کا ہمپر ہے کہ اس دوہری غرض کو پورا کرنے کے لئے ہمیں اس نے کسقدر اچھا سامان عطا فرمایا ہے یعنی ایک طرف حضرت خلیفۃ المسیح ع کے پاک وجود سے ضروریات دین کے استفادہ کا کیسا اچھا موقعہ دیا ہے جس سے بہتر اور مخلص ناصح دنیا میں تمہیں کہیں نہیں مل سکتا اور دوسری طرف اعلائے کلمہ اسلام کی جو عملی صورتیں ہیں انکے متعلق اس سالانہ اجتماع میں تمہیں غور اور مشورہ کرنے کا موقعہ سلسلہ کے کاروبار کو دیکھ کر اور اسکی گذشتہ کارروائی کو سنکر کیسا اچھا ملتا ہے اور اسطرح پر تمہاری یہ دونوں ضروریات جو ایک سچے مسلمان کے مقاصد میں سب سے اول ہونی چاہئیں کس احسن طریق پر پوری ہورہی ہیں۔

جو لوگ ہمارے احباب میں سے اکثر قادیان آتے رہتے ہیں وہ یہاں آنے کے فوائد کو بھی خوب سمجھتے ہیں مگر جماعت کا بہت بڑا حصہ ایسا ہے کہ انھیں سال میں اگر کوئی یہاں آنے کا موقعہ مل سکتا ہے تو وہ یہی سالانہ اجتماع کا موقعہ ہے پس ہر جگہ کے مخلص احباب کی خدمت میں میری یہ درخواست ہے کہ وہ دوسرے احباب کو بھی اس کام میں شمولیت کے لئے تحریک کریں بعض احباب کو بھی کئی کئی سال یہاں آئے ہوئے گذر گئے ہیں انکو خوب سمجھ لینا چاہئے کہ اسطرح سلسلہ سے ایک قسم کی اجنبیت سی دل میں پیدا ہوتی چلی جاتی ہے جس کا اثر گو پہلے کھلا کھلا محسوس نہ ہو مگر تھوڑے دنوں میں ہی طبیعت کا رنگ بالکل بدل جاتا ہے اسلئے سال میں ایکبار اس تعلق کو اس رنگ میں ضرور تازہ کرنا چاہئے میرے دوستو اللہ تعالیٰ نے ہمارا یہ اجتماع ایک خاص غرض کے لئے قائم کیا ہے اور ہمارے ذمہ ایک نہائت ہی اہم ذمہ داری کا کام ڈالا گیا ہے۔ ہماری ذمہ داری دوسرے لوگوں کے برابر نہیں کہ ہم اگر خاموشی سے اپنے چند متعلقین کا پیٹ بھردینے کا سامان کردیں تو ہماری غرض حاصل ہو گئی۔ نہیں بلکہ اس زمانہ میں اسلام کو دنیا کے چاروں کونوں میں پہنچانے کا کام اس سلسلہ کے ذمہ ڈالا گیا ہے اب غور کرو کہ اس ذمہ داری کو تم نے کہاں تک سمجھا ہے اور ابھی کونسا حصہ اس کا پورا کیا ہے جو سست ہو رہے ہیں وہ خدا کے لئے سستی کو چھوڑ دیں ورنہ ایسا نہ ہو کہ اس ذمہ داری کے ناقابل سمجھ کر خدا کا ہاتھ انہیں الگ کردے۔

پس اس سالانہ اجتماع میں شمولیت کے لئے میں اپنے دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ بلند ہمتی سے کام لیں اور اگر کوئی مشکل نظر آئے تو اسپر غالب آنے کے لئے اور بھی ہمت کو بلند کریں بہت سے دوست ہیں جو چھوٹے چھوٹے عذر و نجی وجہ سے اس بابرکت اجتماع میں شمولیت سے محروم رہ جاتے ہیں۔ میرے دوستو! چھوٹی اغراض کو بڑے مقاصد کے سامنے قربان کرنا سیکھو جب تک اس گر کو ہاتھ میں لیکر کام نہ کروگے کامیابی کا منہ دیکھنا مشکل ہے یاد رکھو کہ دنیا کی ہر ایک غرض دین کے مقاصد کے سامنے ایک حقیر چیز ہے۔

کیا ایک سال میں پانچ سات یا دس دنوں کے لئے تم اپنے وطنوں کو چھوڑ نہیں سکتے اور ایک نہایت خفیف حصہ اپنے مال کا اللہ کی راہ میں سفر کرنے کے لئے خرچ نہیں کرسکتے؟ جب تم ان باتوں کو مانتے ہو تو عملی طور پر ان کو کرکے دکھاؤ ورنہ خالی مان لینے سے کوئی فائدہ نہیں موت ہر وقت سامنے کھڑی ہے کون جانتا ہے کہ جب وہ ایک نیکی کے موقعہ کو ہاتھ سے دیدیگا تو اس کے کفارہ کے لئے پھر اسے دوسرا موقعہ بھی مل جائیگا پس جو موقعہ ملتا ہے اسے غنیمت سمجھ کر اس سے فائدہ اٹھاؤ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ وہ کسی مشکل کو تمہاری راہ میں روک نہ ہونے دے۔

سالانہ جلسہ کی اطلاع کے ساتھ میں ایک دوسرے اہم امر کی طرف اپنے احباب کو متوجہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں وہ جلسہ سالانہ کے اخراجات کا سوال ہے۔ ۳۰ نومبر تک کافی روپیہ اخراجات جلسہ کیلئے ہمارے ہاتھ میں ہونا چاہئے تاکہ اطمینان سے ضروری اشیاء مہیا کرلی جاویں اخراجات جلسہ کا تخمینہ تین ہزار روپے سے کسی صورت میں کم نہیں اور یہ اٹل ضرورت ہے اور اسے پورا بھی احمدی جماعت نے ہی ...

... اور دسے صرف گنٹ داخلہ کے بھی لوگ خوشی سے دیدیتے ہیں۔ انجمنہائے احمدیہ کے سکرٹری صاحبان کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنی انجمنوں کے اجلاس اس تحریک کے پہنچتے ہی فی الفور کریں اور فی الفور فہرستیں مرتب کرکے اور روپیہ وصول کرکے اطلاع دیں۔ ۳۰ نومبر تک جسقدر چندہ وصول ہوا ہے ...

... انشاء اللہ تعالیٰ سب احباب کی دیجاویگی۔ مکرر التماس ہے کہ اس تحریک پر فوری کارروائی ہو۔ محمد علی سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

وفاتِ مسیح

وفاتِ مسیح کا مسئلہ احمدی برادران کے واسطے کچھ بہت دلچسپی کا موجب نہیں رہا۔ کیونکہ بہت کچھ اس کے متعلق کتابوں اور اخباروں میں لکھا جا چکا ہے۔ لیکن ہنوز بعض علاقے ایسے بھی ہیں جہاں کے لوگ تاحال اسی مسئلہ کے گرداب میں پھنسے ہوئے ہیں۔ بنگال و بہار کے علاقہ میں بھی اس کے متعلق بحثیں ہوتی رہتی ہیں۔ اس واسطے ہم برادرم سید ارادت حسین صاحب کا مضمون وفاتِ مسیح کے متعلق درج اخبار کرتے ہیں۔

(اڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت مسیح کی موت اور زندگی میں جیسا کہ تینوں قوموں یہودی۔ عیسائی اور مسلمانوں (قرونِ اولیٰ کے) نے دہوکا کھایا ہے۔ شاید کسی دوسری بات پر کسی قوم کو ایسا مغالطہ ہوا ہو۔

یہودیوں نے اپنے زعم میں یہ سمجھا کہ ہم نے عیسیٰ کو صلیب پر مار ڈالا ہے جس سے وہ یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ بحکم توریت جو صلیب پر مرا وہ لعنتی موت مرا۔ اس لئے وہ خدا یا خدا کے رسول تو کیا ایک راستباز انسان بھی نہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم میں اس کا مقولہ درج ہے۔ "انا قتلنا المسیح ابن مریم رسول اللہ" رسول اللہ کا لفظ اس مطلب کے لئے بطور طعن استعمال کرتے ہیں۔

عیسائی کہتے ہیں کہ وہ ہمارے کفارہ کے لئے صلیب پر جان دے کر تیسرے دن جی اُٹھا اور جلالی جسم قبول کر کے خدا کے داہنے ہاتھ جا بیٹھا۔

مسلمانوں نے بعض مفسرین کی بے سند روایتوں کی بنا پر یہ مان لیا ہے کہ عیسیٰ کو خدا نے ایک کوٹھڑی (جس میں کہ یہودیوں نے ان کو قید کیا تھا) سے چھت پھاڑ کر اُٹھا لیا اور یہودا نامی ایک شخص جو مسیح کو کوٹھڑی سے صلیب دینے کے لئے لانے گیا تھا۔ مسیح کا ہم شکل بن گیا اور اسی کو یہودیوں نے پکڑ کر صلیب دے دیا اور مسیح اب تک آسمان پر بغیر کسی تغیر کے زندہ ہیں۔

ان تینوں خیالوں نے دنیا میں فسادِ عظیم برپا کر دیا اور ان بے بنیاد خیالوں نے بنائے دین کو ہلا دیا اور دنیا میں ایک تباہی کا موجب ہوئے۔

یہود تو اپنی اس شیخی اور تبرابازی سے۔ ضربت علیهم الذلة (ان پر ذلت کی مار ماری گئی) و باؤ بغضب على غضب (انھوں نے غضب پر غضب خریدا) و کونوا قردۃ خاسعین (ہو جاؤ بندر ذلیل) کے مصداق ہوئے۔ اور معصوم کی اہانت کر کے اس نتیجہ کو پہنچے اور مسیحی تو اس مسئلہ کفارہ اور لعنت کو (جو بنیاد ہے مسیح کے اللہ اور ابن اللہ ہونے کا) جو خدائے برتر کے حضور حد درجہ کی شوخی اور گمراہی ہے جس کے بارہ میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ لقد کفر الذین قالوا ان اللہ هو المسیح ابن مریم و کبرت کلمة تخرج من افواههم تكاد السمٰوات الخ۔ (تحقیق کافر ہوئے جنھوں نے کہا کہ اللہ وہی مسیح ابن مریم ہے یہ بڑا بول ہے جو ان کے منہ سے نکلتا ہے پوری آیۃ کا ترجمہ یہ ہے پھٹ جائے آسمان اور شق ہو جائے زمین یہ کہ کہا جاوے کہ خدا کو بیٹا ہے۔) حقیقت میں اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں کہ ایک عاجز انسان کو خدا بنایا جاوے تا کہ دنیا میں اباحت پھیلانے کے علاوہ خود حضرت مسیح کی سخت توہین کی ہے کیونکہ خدا سے دل کا برگشتہ ہو کر دل سیاہ ہو جاوے خدا کی محبت سے بے بہرا۔ اُسمیں اور خدا میں باہم بغض و نفرۃ و عداوت پیدا ہو جائے۔ اس وجہ سے شیطان کا نام لعین ہے اور مسلمانوں کا مسیح کو آسمان پر رہنے کا اعتقاد رکھنا گرچہ خاص طور سے کفر و شرک تو نہیں لیکن شرک کو مدد دینا اسلام کی جڑ کاٹنا اور جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی توہین ضرور ہے۔ اللہ اللہ خیال کرنے کی بات ہے۔ کہ اسی مسئلہ میں ہماری مسجدوں کو خالی کر دیا اور گرجوں کو بھر دیا خدا فرماتا ہے۔ والذین یدعون من اللہ لا یخلقون شیئًا و هم یخلقون اموات غیر احیاء و ما یشعرون ایان یبعثون (اور وہ جو سوائے خدا کے خدا پکارے جاتے ہیں انہوں نے کوئی چیز پیدا بھی کی۔ (افسوس مسلمان انکو خاص طور سے بھی جانتے ہیں) وہ خود پیدا کئے ہوئے ہیں مُردہ بھی زندہ نہیں وہ نہیں جانتے کہ کب اٹھائے جائیں گے تمہارے لئے زمین جائے قرار ہے) مگر وہ باوجود خدا پکارے جانے کے مرے نہیں قانون خداوندی کیسی ہے و لکم فی الارض مستقر و فیها تحیون و فیها تموتون الخ (تم اسی زمین میں زندہ رکھے گئے اور اسی زمین میں مرے اور اسی زمین سے (دوم حیات) نکالے جاؤ گے) لیکن وہ کل قوانین بشریہ سے بری ہیں خدا کہتا ہے۔ کل من علیها فان (کل چیزوں پر فنائیت ہے) مگر مسیح دو ہزار برس سے تا قیامت ہیں جناب سرور کائنات جو افضل النبی ہیں۔ مر کر مدینہ میں مدفون ہیں مگر عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر بلا تغیر و تبدل موجود ہیں۔ انجیل میں بشارت ہے یاتی من بعدی اسمہ احمد (میرے بعد احمد صلے اللہ علیہ وسلم آوینگے) لیکن مسیح ابھی تک موجود اس لئے احمدؐ کے آنے کا وقت مفقود ہے۔ غرض ان قولوں نے کہ "صلیب دئے گئے" یا "صلیب دیکر زندہ کئے گئے" یا یہ کہ وہ زندہ آسمان پر اُٹھائے گئے۔ دنیا میں عجیب عجیب فساد برپا کئے ہیں۔

جس کو خداوند کریم واللہ شریک فرماتا ہے اور ان تمام پیچیدگیوں کو نہائت صراحت کے ساتھ حل فرمایا ہے۔ کما قال اللہ تعالےٰ وقولهم انا قتلنا المسیح عیسیٰ ابن مریم رسول اللہ و ما قتلوہ و ما صلبوہ و لکن شبہ لهم و ان الذین یختلفون فیہ لفی شك منہ ما لهم بہ من علم الا اتباع الظن و ما قتلوہ یقینًا بل رفعہ اللہ الیہ و کان اللہ عزیزًا حکیمًا۔ و ان من اهل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ و یوم القیامة یکون علیهم شهیدًا۔ یعنے ہم کہتے رہے ہیں کہ ہم نے مسیح ابن مریم کو جن کو رسول اللہ کہا جاتا ہے۔ قتل یا صلیب کر کے لعنتی موت مارا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ انھوں نے اس کو نہ قتل کیا ہے اور نہ صلیب مارا ہے لیکن ان کے واسطے شبہ ڈالا گیا ہے اور اس میں ان لوگوں میں خود اختلاف ہے وہ لوگ اس کی طرف سے شک میں ہیں۔ ان کو اس کا کچھ علم نہیں۔ صرف گمان ہے کہ صلیب پر مرا حالانکہ یقینًا اس کو انھوں نے نہیں مارا بلکہ خدا نے اوس کو صلیبی موت سے بچا لیا اس کا درجہ بلند کیا وہ زبردست حکمت والا ہے اس نے عجیب حکمت سے مسیح کو بچایا اور کوئی اہل کتاب نہیں جو ایمان لاوے مسیح پر قبل اپنے موت طبعی مسیح کے کیونکہ اس کا گمان مسیح کے قتل بالصلیب کا مسیح کو نبی تسلیم کرنے سے روکتا ہے اور مسیح قیامت کے دن اُنپر گواہ ہوگا۔

دوسری جگہ فرماتا ہے۔ فلما احس عیسیٰ منهم الکفر قال من انصاری الی اللہ قال الحواریون نحن انصار اللہ آمنا باللہ واشهد بانا مسلمون ربنا آمنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاهدین و مکروا و مکر اللہ واللہ خیر الماکرین۔ اذ قال اللہ یعیسیٰ انی متوفیك و رافعك الی و مطهرك من الذین کفروا و جاعل الذین اتبعوك فوق الذین کفروا الی یوم القیامة ثم الی مرجعکم فاحکم بینکم فیما کنتم فیہ تختلفون۔ (پس جب عیسےٰ نے یہودیوں میں سرکشی دیکھی۔ تو کہا کون اللہ کی طرف میرا مددگار ہے۔ حواریوں نے کہا ہم اللہ

ایمان لائے ہم اللہ پر اور شاہد رہ کہ ہم فرمانبردار ہیں۔ اے رب ہمارے جو کچھ تو نے اتارا تم پر۔ اس پر ہم ایمان لائے اور رسول کے تابع ہیں۔ پس ہم لوگوں کو گواہوں میں لکھ اور یہودیوں نے مسیح کو صلیب دینے کے لئے ایک خفیہ تدبیر کی اور اللہ ہی نے اس کو بچانے کے لئے ایک خفیہ تدبیر کی اور اللہ نیک تدبیر کرنے والا ہے۔ جب کہا اللہ نے اے عیسےٰ میں تجھے صلیبی موت سے بچا کر طبعی موت سے مارنے والا ہوں اور تجھ کو اپنی طرف رفعت دینے والا ہوں۔ اور تجھ کو کافروں کے الزاموں سے پاک کرنے والا ہوں اور تیرے تابعین کو منکرین پر فوقیت دینے والا ہوں اور پھر اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ پس تمہارے درمیان اون باتوں میں جن میں تم اختلاف کرتے۔ تھے فیصلہ کروں گا۔

آیات مندرجہ بالا سے دو باتیں صاف طور سے ظاہر ہوئیں۔ اولاً یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر نہیں مرے بلکہ ان کی موت کا لوگوں کو شبہ ہو گیا اور خدا نے ان کو صلیبی موت سے بچا لیا۔ دوسرے یہ کہ اپنی طبعی موت سے مرے۔ آسمان پر اس جسم عنصری کے ساتھ اٹھائے نہیں گئے۔ ہم دونوں کو الگ الگ عنوان سے ذیل میں درج کرتے ہیں۔ اور دکھلاتے ہیں کہ کس قدر غلط خیال ان کے بارے میں پڑا ہوا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر نہیں مرے بلکہ زندہ صلیب پر سے اتارے گئے

باستثنائے یہود اور نصاریٰ کے دونوں کا اتفاق ہے۔ کہ حضرت مسیح صلیب پر چڑھائے گئے اور یہ بات تاریخی طور سے اس قدر پایہ ثبوت کو پہونچی ہے جس کا انکار نہیں ہو سکتا۔ مگر بعض مسلمان قرون اخری یہ تو کہتے ہیں۔ کہ آپ کے صلیب دینے کے لئے یہودیوں نے مشورہ کیا۔ اور صلیب دینے کے لئے آپکو قید بھی کیا مگر صلیب پر ایک دوسرا آدمی یہودا نامی مارا گیا۔ اور مسیح قید خانہ سے چھت پھاڑ کر آسمان پر اٹھائے گئے۔ مگر یہ ایسی بات ہے کہ باور نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ یہودا دو حال سے خالی نہ تھا یا تو وہ مسیح کا دوست تھا یا دشمن۔ پس اگر دوست تھا تو جب کہ مسیح آسمان پر چلے گئے تھے تو خدا کو کیا ضرورت تھی۔ کہ ایک بے گناہ کو لعنتی موت مارے کیا خدا کو ڈر تھا کہ یہود مسیح کو پکڑنے کے لئے آسمان پر حملہ کریں گے۔

اور اگر دشمن تھا تب بھی جب اس کو صلیب دینے کے لئے یہودیوں نے پکڑا تو ضرور چلایا ہو گا کہ مجھ کو کیوں صلیب دیتے ہو میں تمہارا دوست ہوں دیکھو ہمارے فلاں فلاں رشتہ دار ہیں میں فلاں جگہ کا رہنے والا ہوں۔ اگر میں مسیح ہوں تو یہودا کہاں ہے جو مسیح کو قید خانہ سے لانے گیا تھا اس کے رشتہ دار اگر صورت سے نہیں تو اس کے اکثر خاندانی باتوں کے بتانے سے اور دوسرے بہت سے کاموں کے پتہ دینے سے ضرور پہچانتے نیز وہ لوگ ضرور یہ بھی خیال کرتے کہ اگر یہ مسیح ہے تو یہودا کہاں ہے اور اگر سب کے سب ایسے ہی اندھے تھے اور اس کو صلیب دیدیا تو پھر بعد کو یہودا کی تلاش پر نہیں ملنے سے بہت شور ہوتا مگر تاریخیں اس بات سے ساکت ہیں پس یہ بات بالکل لغو ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ مسیح کا صلیب پر چڑھایا جانا ایک واقعہ ہے جس کا انکار نہیں ہو سکتا۔ لیکن یہود کہتے ہیں کہ مسیح صلیب پر لعنتی موت مرے اور عیسائی بھی اس بات کو قبول کرتے ہیں کہ صلیب پر وہ مرے تو ضرور۔ لیکن تین دن کے بعد زندہ ہو کر اور جلالی جسم پا کر آسمان پر چلے گئے۔

اور اصل یہ ہے کہ وہ صلیب پر سے زندہ اتارے گئے اور پھر ایک مدت دنیا میں زندہ رہ کر اپنی طبعی موت سے مرے جس کا ثبوت حسب ذیل ہے۔

اس بات کا ثبوت کہ مسیح علیہ السلام کی جان صلیب پر نہیں نکلی اس کا اس قدر قلیل مدت صلیب پر رہنا ہے کیونکہ وہ دوپہر سے سہ پہر تک صلیب پر رہے اور شام ہونے سے پہلے اتار لئے گئے۔ اور دفن کئے گئے۔[1]

اب ظاہر ہے کہ اس قدر جلد انسان صلیب پر نہیں مرا کرتا کیونکہ ہاتھ پاؤں میں کیلیں ٹھوکنا بجائے خاص کچھ ایسا مہلک نہیں اسلئے کہ اس سے زیادہ خون نہیں نکلتا۔ بلکہ درد۔ بھوک اور پیاس اور اعضاء پر زور پڑنے سے مصلوب چار پانچ دن میں مرا کرتا ہے۔

اور پلاطوس نے بھی جب سنا کہ مسیح مر گیا تو اسے تعجب آیا کہ اتنا جلد کیوں کر مر گیا۔[1] مصلوب کی صلیب سے اتارنے کے بعد دونوں پاؤں ہتوڑوں سے توڑ دئے جاتے ہیں۔ مگر آپ کے[2] نہیں توڑے گئے۔ غرض کوئی ایسی وجہ نہیں معلوم ہوتی جس سے یقین کیا جاوے کہ مسیح صلیب پر مرے ہیں بلکہ واقعات بالکل اس کے مخالف ہیں۔

مسیح کے صلیب پر نہیں مرنے کی وجہ وہ سازش ہے جو پلاطوس اور یوسف آرمیا اور صوبے دار اور سپاہیوں کے ذریعہ سے اس کی جان بچانے کے لئے کی گئی۔ کیونکہ پلاطوس کی بی بی نے اسے کہلا بھیجا تھا کہ میں اس نیک مرد کی بابت خواب میں بہت تصدیع پائی ہے تو اسے چھوڑ دے۔[3] جس کی وجہ سے پلاطوس بار بار چاہتا تھا کہ مسیح کو چھوڑ دے مگر یہودی سرداروں نے بہت حیلہ کیا کہ اسے[4] صلیب دے۔ عید کے موقعہ پر جس میں ایک قیدی کے چھوڑنے کا دستور تھا۔ پلاطوس نے مسیح کو ہی چھوڑنا چاہا مگر یہودیوں نے ڈرایا کہ تو قیصر کے باغی کو چھوڑتا ہے۔ ہم قیصر کو خبر دینگے اور بہت شور کیا۔ تب اس نے پانی منگوا کر ہاتھ دہویا اور کہا کہ میں اس راستباز کے خون سے پاک ہوں کیونکہ اس کے دل میں یہ بات بیٹھ گئی تھی کہ مسیح[5] ایک سچا آدمی اور بے قصور ہے بلکہ جب اس نے ایسی بات مسیح کے جواب میں سنی جس سے خدا پر پکا بھروسہ ثابت ہوتا تھا جو سوائے مقبول بندوں کے اور کسی میں نہیں ہوتا ہے تو اسی وقت پلاطوس نے اسکے چھوڑانے کا مصمم کر لیا اور اسی وجہ سے اوس نے ایسے وقت میں حکم دیا۔ کہ سبت شروع ہونے کو صرف دو پہر باقی تھے اور سبت کے روز یہودی کسی شخص کو صلیب دینے کے روادار نہ ہوتے تھے اور تھوڑی دیر کے بعد مسیح بیہوش ہو گیا۔ صوبہ دار نے جو مسیح کا معتقد تھا۔ کہہ دیا کہ وہ مر گیا۔[6] پھر جب یہودیوں نے پلاطوس سے کہا سبت قریب ہے۔ لاش اتروا کر ٹانگ توڑ دی جاوے۔ مگر ایک سپاہی نے یہ کہہ کر کہ وہ مر گیا ٹانگ نہیں توڑی۔[7] پھر یوسف ارمتیا چپ چاپ پلاطوس کے پاس جا کر لاش مانگ لایا اور اپنے باغیچہ میں جس میں پہلے ہی سے ایک کوٹھڑی قبر کی مانند تیار کی تھی۔ اور جو اس

---

[1] کیونکہ مسیح کو قید خانہ سے لانے گیا تھا مسیح تو آسمان پر جا چکے تھے اس کی شکل مسیح کی طرح ہو گئی اور یہودیوں نے اسے مسیح سمجھ کر صلیب دیدیا۔

[1] دیکھو طمعوس کی کتاب سطری کان صفحہ ۱۱۱ از مجیز بس تفسیر صفحہ ۱۶۳ از اسطریان کی کتاب صفحہ ۳۹ اور یونس نبی کی تاریخ کلیسیا صفحہ ۲۵۱

(۱) مرقس ۱۵/۴۴ - (۲) یوحنا ۱۹/۳۴ (۳) متی ۲۷/۱۹ (۴) متی ۲۷/۱۸-۲۲ و مرقس ۱۵/۶،۹،۱۲ و لوقا ۲۳/۱۳،۱۴،۲۴ و یوحنا ۱۹/۴،۶ - یوحنا ۱۹/۱۰،۱۲ (۵) متی ۲۷/۵۴ و مرقس ۱۵/۳۹ (۶) یوحنا ۱۹/۳۳ (۷) یوحنا ۱۹/۳۸

قدر کشادہ تھی کہ چار آدمی ایک مرتبہ داخل ہو سکتے تھے اور اس میں ہوا کی آمد و رفت ہو سکتی تھی۔ مسیح کو دے جا کر دیکھا اور نقدیموس ایک رئیس بھی اس کارروائی میں شریک تھا۔

(۳) بہت زبردست دلیل مسیح کے زندہ رہنے کی یہ ہے کہ صلیب سے اتارنے کے بعد اس کے بدن سے تازہ خون نکلا پس ناممکن ہے کہ وہ صلیب پر مرے کیونکہ مُردہ کے جسم سے خون نہیں نکلا کرتا اور یہ ظاہر ہے کہ ان کی ٹانگ نہیں توڑی گئی بلکہ وہ ایسی قبر میں رکھے گئے جو صحت بخش تھی اور وہاں وہ اپنے ہوشیار اور مالدار دوستوں کی حفاظت میں تھے وہ جگہ یوسف کا باغیچہ تھا اور رات۔ پھر کوئی مزاحم نہ ہوا۔ اگرچہ مسیح کو یہودیوں نے پھر شور کر دیا مگر اب کیا ہو سکتا تھا۔

(۴) پھر ان کے صلیبی موت نہ ہونے کی زبردست دلیل یہ ہے کہ وہ سبت کے تین دن کے بعد اپنے لوگوں میں عام طور سے ملا ان کے ساتھ کھانا کھایا۔ سوئے سفر کیا ان کو زخم دکھلایا بات چیت کی۔ ہاں دشمنوں کے ڈر سے تبدیل صورت کئے رہے تھے۔

اب کوئی وجہ نہیں کہ ان کی زندگی میں شک کیا جائے دیکھا جاتا ہے کہ حاکم اور دو رئیس اور صوبہ دار اور سپاہی سب اس بات کی کوشش میں ہیں کہ مسیح نہ مرے اسی وجہ سے وہ صلیب پر بہت کم مدت رہے۔ اتارنے کے بعد ان کے جسم سے خون نکلا۔ اس کے بعد وہ ایسی کوٹھڑی میں (جس کو قبر کہا جاتا ہے) رکھے گئے۔ جو بہت کشادہ اور ہوادار تھی اور باغیچہ میں واقع تھی اور وہاں دشمنوں کا کم سے کم ایک رات اور آدھا دن نشان بھی نہیں رہا پھر تیسرے دن وہ عام طور سے اپنے دوستوں سے بے چھپے ملتے رہے۔ سفر کیا۔ کھانا کھایا۔ سوئے وہاں یہ ضرور ہوا کہ پھر آپ یہودیہ میں نہیں رہے بلکہ وہاں سے ہجرت کر کے کشمیر میں چلے آئے دیکھو ریویو آف ریلیجنز جلد ۲ وغیرہ) پھر کون ایسا آدمی ہے جس کو خدا عقل دے اور محض تعصب اور خیال کا پیرو نہ ہو۔ اس بات کو یقین کر سکتا ہے کہ وہ صلیبی موت مرے۔ ان کے ملاقات کرنے۔ سفر کرنے کھانا کھانے اور سونے پر یہ عذر کیا جاتا ہے کہ وہ مر کر جی اٹھے

(۱) مرقس ۱۵/۴۶ (۲) متی ۲۷/۵۷-۶۰ (۳) یوسف ۱۹/۴۰ (۴) یوحنا ۱۹/۳۴ - پھر سپاہیوں میں سے ایک نے نیزہ سے اسکی پسلی چھیدی اور فی الفور اس سے لہو اور پانی نکلا۔ متی ۲۸ - لوقا ۲۴ - مرقس ۱۶ - یوحنا ۲۰-۲۱

مگر جب ہم نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ مرنے کی کوئی علامت کسی وقت ان میں پائی نہیں گئی۔ صرف صلیب دینے والے سپاہیوں کا قیاس تھا کہ وہ مر گئے۔ اوّل ان کا ایسا ظاہر کرنا اس سازش کی وجہ سے ہے جس کو ہم ثابت کر چکے ہیں۔ نہیں تو کیا ممکن ہے کہ ان کے سامنے مسیح کی پسلی سے خون نکلا اور پھر وہ اسی بات پر اڑے رہے کہ وہ مر گیا؟ اور کیوں نہیں۔ خون دیکھنے کے بعد اپنی اس رائے سے رجوع کیا؟ اور کیوں نہیں مسیح کی ٹانگ توڑی؟ فرض کرتے ہیں کہ سازش نہ تھی تب بھی ایک یا چند جاہل سپاہیوں کی رائے ایسے ثبوت کے مقابلہ میں کیا وقعت رکھتی ہے؟ یہ بالکل نادانی ہے۔ کہ مر کر جینے کے بعد لوگوں کو دکھلائی ۔۔ میں انجیلوں کی چند آیات نقل کرتا ہوں۔ ناظرین خود غور کر لیں کہ مسیح صلیب پر نہیں مرے تھے یا مر کر جی اٹھنے کے بعد جلالی جسم اختیار کر لیا تھا۔

"مرقس ۱۶/۱۱ وے یہ سن کے کہ وہ جیتا ہے اور اسے دکھائی دیا۔ یقین نہ لائے۔" لوقا ۲۴ "انھوں نے اس سے کہا کہ تم جیتے کو مردوں میں کیوں ڈھونڈتے ہو" لوقا "وے جب یہ کہہ رہے تھے یسوع آپ ان کے درمیان کھڑا ہوا تھا اس نے کہا کہ تم پر سلام وے گھبرائے ڈر گئے اور سمجھے کہ ہمیں روح نظر آتی ہے۔ اس نے کہا تم کیوں حیران ہوتے ہو اور کیوں تمہارے دلوں میں اندیشے پیدا ہوتے ہیں میرے ہاتھوں کو اور میرے پاؤں کو دیکھو میں آپ ہی ہوں مجھے ٹٹولو اور دریافت کرو۔ کہ روح میں گوشت اور ہڈی جیسا کہ تم مجھ میں دیکھتے ہو نہیں ہوتی یہ کہہ کے اپنے ہاتھ اور پاؤں ان کو دکھلائے جب وے ہنوز خوشی سے یقین نہیں لاتے تھے اور تعجب کرتے تھے اس نے ان سے پوچھا کہ تمہارے پاس کچھ کھانے کی چیز یہاں ہے انہوں نے تھوڑی سی بھونی ہوئی مچھلی اور شہد کا چھتہ دیا اور اس نے لے کر ان کے سامنے کھایا" یوحنا ۲۱/۲۰۔ تب پطرس نے پھر کے اس مرید کو پیچھے آتے دیکھا جسے یسوع پیار کرتا تھا اور جس نے رات کے وقت اس کے سینہ پر جھک کے پوچھا کہ اے خداوند وہ کون ہے جو تجھے پکڑواتا ہے۔

(۵) ایک ثبوت طبی کتابوں میں ان کے صلیب سے بچنے کا ملتا ہے اور وہ یہ ہے کہ قرابادین میں ہم ایک مرہم عیسےٰ کا نسخہ دیکھتے ہیں جس کا نام ہی "مرہم عیسےٰ" ہے اور اس کے بارے میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ کے لئے تیار کیا گیا تھا اور وہ ضربہ سقطہ کے لئے مفید ہے اور زخم کا خون بند کرتا ہے اور زخم کو سڑنے سے محفوظ رکھتا ہے اور یہ نسخہ طب کی پرانی پرانی کتابوں میں درج ہے چنانچہ قرابادین رومی میں جو رومی زبان سے مامون رشید کے وقت میں ترجمہ ہوا تھا اور بہت سی کتابوں میں جن کے مصنفین عیسائی یہود۔ مجوس اور مسلمان ہیں متفق اللفظ ہیں۔ کہ یہ مرہم حضرت عیسٰی کے لئے تیار ہوا تھا اور تاریخ شہادت دیتی ہے کہ سوائے واقعہ صلیب کے کبھی آپ کو کوئی صدمہ یا ضربہ سقطہ کا نہیں ہو سکا۔

(۶) حضرت مسیح نے کہا تھا کہ ہم اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو تلاش کرنے آئے ہیں۔ متی ۱۵/۲۴ اور ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل کے وہ دس فرقے جن کو شلمنذر شاہ اسور سامریہ سے مسیح سے ۷۲۱ برس پیشتر اسیر کر کے لے گیا تھا اور وہاں سے کشمیر تبت اور افغانستان میں آکر بسے اور یہاں بودھ مذہب اختیار کر لیا[1] تو ضرور تھا کہ مسیح ان گمشدہ بھیڑوں کی تلاش میں اس طرف آتا لیکن صلیب پر مر کر اور آسمان پر جانے سے اس کا اصل منشاء خاک میں ملتا ہے یہ اس کی ڈیوٹی کے بالکل خلاف ہے۔

(۷) متی ۱۲/۴۰ "کہ جس طرح یونس تین دن رات مچھلی کے پیٹ میں رہا۔ اسی طرح ابن آدم بھی تین رات دن زمین کے اندر رہے گا" اگر مسیح مر کر تین دن رات زمین میں رہے اور پھر ان کو جلا کر جلالی جسم دیا گیا تو ان کی پیشگوئی غلط ہوتی اور یونس کی مثال ٹھیک نہ اتری۔ کیونکہ حضرت یونس ع زندہ مچھلی کے پیٹ میں گئے اور اس میں زندہ تین دن رات رہے اور زندہ نکلے۔ ایسا ہی ضرور ہے کہ مسیح بھی زندہ زمین کے پیٹ میں جائیں اور وہاں زندہ رہیں اور زندہ نکلیں۔

(۸) منجملہ اور شہادتوں کے ایک شہادت یہ بھی ہے کہ متی ۲۶/۳۶-۴۴ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح نے صلیبی موت سے بچنے کے لئے بہت گریہ و زاری کی۔ ساری رات بھر دعا کی اور بہت سوز و گداز سے بار بار سجدہ میں گرتے رہے اوّلاً یہ بھی ناممکن ہے کہ نبیوں کی ایسی دعا قبول نہ ہو دوسرے یہ کہ عبرانیوں کے خط میں لکھا ہے ۵/۷ "وہ جن دنوں دنیا میں تھا۔ بہت درد کے آنسو بہا بہا کے اس کے آگے جو اسے موت سے بچانے پر قادر تھا۔ دعائیں اور منتیں کر کے اس نیکی کے لئے بچایا گیا" اب ہم کو عیسائی صاحبوں کی عقل پر افسوس آتا ہے جب اس نے دعا بھی کی متی ۲۶/۳۶-۴۴ اور پھر دعا قبول بھی ہوئی اور بچائے بھی گئے۔ عبرانی ۵/۷ تو مسیح کا صلیب پر مرنا کیا؟

بس مسیح کا صلیب پر مرنا اور جی اٹھنا بالکل لغو ہے

[1] ڈاکٹر برنیر کی کتاب سیر و سیاحت ہندوستان ۱۲

اور بے ثبوت بات ہے جو بعد عقیدہ تثلیث کے گھڑا گیا ہے
اب ہم دوسری بحث (جو ہمارے بعض مسلمان بھائیوں کا عقیدہ ہے) کہ وہ زندہ آسمان پر اُٹھائے گئے شروع کرتے ہیں

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس جسم خاکی کے ساتھ زندہ آسمان پر نہیں اُٹھائے گئے بلکہ وہ مثل دوسرے نبیوں کے اپنی طبعی موت سے مرے

میں مختصر طور سے حضرت مسیح کی وفات کو آیات قرآنی سے ثابت کرتا ہوں اون کی وفات کا ثبوت احادیث و اقوال سلف میں بھرا پڑا ہے مگر چوں کہ اس سے طوالت کا اندیشہ ہے دوسرے قرآنی حجت کُل فرقہ اہل اسلام کے لئے کافی ہے بخلاف دوسرے کے کہ ایک فرقہ دوسرے فرقہ کے اکثر مسلمات کو نہیں مانتا مگر غور کرنا چاہیئے کہ ہم کو ایک ایسی امر کے اثبات کے لئے مجبوری ہے جو بہ بداہتاً ثابت ہے کیوں کہ ہم سے کہا جاتا ہے کہ اس آدمی کی جس کو دو ہزار برس پیدا ہوئے ہو گیا۔ موت ثابت کرو۔ خیر چند آیات قرآنی درج کرتا ہوں۔ ناظرین غور کریں۔

اذ قال اللّٰہ یعیسیٰ ابن مریم ءانت قلت للناس اتخذونی وامی الٰھین من دون اللّٰہ قال سبحٰنک ما یکون لی ان اقول ما لیس لی بحق - ان کنت قلتہ فقد علمتہ تعلم ما فی نفسی ولا اعلم ما فی نفسک انک انت علام الغیوب وما قلت لھم الا ما امرتنی بہ ان اعبدوا اللّٰہ ربی و ربکم وکنت علیھم شھیداً - ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم وانت علیٰ کل شیء شھید - اور جب کہا اللہ نے اے عیسیٰ ابن مریم کیا تم نے لوگوں کو کہا تھا کہ مجھ کو اور میری ماں کو اللہ کے سوا معبود بنا لینا۔ مسیح نے جواب دیا تو پاک ہے میری کیا مجال ہے کہ میں ایسی بات کہتا جس کا مجھ کو حق نہیں اور اگر ایسا میں نے کیا تو ضرور اس کو جانتا۔ اور جو کچھ میرے نفس ہے تو جانتا ہے مگر جو تیرے نفس میں ہے میں نہیں جانتا۔ بےشک تو تمام غیبوں کو خوب جاننے والا ہے۔ میں نے اس کو سوائے اس امر کے جس کا تو نے حکم دیا تھا اور کچھ نہیں کہا یعنے یہ کہ اللہ کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا رب ہے اور جب تک میں انہیں رہا۔ تو ان پر گواہ تھا اور جب تو نے مجھے وفات دی تو انپر نگہبان تُو رہا۔ اگر مسیح زندہ آسمان پر ہیں اور دنیا میں آوینگے اور عیسائیوں سے لڑینگے جو اس وقت انکو خدا بنا رہے ہیں تو عیسےٰ کا یہ کہنا کہ میں جب تک ان میں تھا انکی حالت کا گواہ ہوا اسلئے بعد کی ہم کو کچھ واقفیت نہیں صریح جھوٹ ہوگا۔ نعوذ باللہ۔ کیونکہ وہ تو خود آکر عیسائیوں کی حالت ملاحظہ فرمائیں گے دوسرے لفظ توفی۔ ایک ایسا لفظ ہے جس کے سوائے موت کے اور کوئی معنی نہیں اگر ہے تو اس کی مثال قرآن۔ احادیث از دادین عرب سے پیش کیجائے۔

تیسرے بخاری شریف جلد ثالث۔ کتاب التفسیر مطبوعہ میمنہ مصریہ صفحہ ۸۰ میں ہے۔ ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم شھیداً - حدثنا الولید حدثنا شعبہ اخبرنا المغیرۃ ابن نعمان قال سمعت سعید ابن جبیر عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنہ قال خطب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال یا ایھا الناس انکم محشرون الی اللّٰہ حفاۃ عراۃ غرلاً ثم قال کما بدأنا اول خلق نعیدہ وعداً علینا انا کنا فاعلین الی الاخر الآیۃ ثم قال الا وان اول الخلائق یکسی یوم القیامۃ ابراھیم الا وانہ یجاء برجال من امتی فیؤخذ بھم ذات الشمال فاقول یا رب اصیحابی فقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیھم شھیداً ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم فقال ان ھؤلاء لم یزالوا مرتدین علیٰ اعقابھم منذ فارقتھم - یعنی باب کنت انت علیھم شھیداً کی تفسیر

ترجمہ - بیان کیا ہم سے ابو الولید نے کہ بیان کیا ہم سے شعبہ نے کہ خبر دی مجھ کو مغیرہ ابن نعمان نے کہ سنا ہم نے سعید ابن جبیر سے کہ روایت کی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ خطبہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے - اے لوگو! تم جمع کئے جاؤ گے اللہ کیطرف ننگے مادر زاد - پھر پڑھا آپ نے آیۃ کما بدأنا اول خلق نعیدہ وعداً علینا انا کنا فاعلین اخیر آیت تک - پھر فرمایا جا تو تحقیق کہ مخلوق میں سب سے پہلے قیامت کے دن ابراہیم علیہ السلام کپڑا پہنائے جاینگے۔ اور بے شک آئینگے کچھ لوگ میری امت سے۔ پس پرسش ہوگی ان سے بائیں طرف کے پس میں کہونگا۔ اے میرے رب یہ میرے اصحاب ہیں پس کہا جائے گا۔ تحقیق تم نہیں جانتے کہ ان لوگوں نے تمہارے بعد کیا بنا لیا تو میں کہوں گا۔ جیسا کہ ایک نیک بندے (عیسیٰ) نے کہا کہ میں انپر گواہ تھا جب تک کہ میں انمیں نہ رہا۔ پھر جب تو نے مجھے موت دیدی تو ہی انپر نگہبان رہا پھر کہا جائیگا تحقیق یہ لوگ ہمیشہ تم پر اپنے پھرتے رہے جب سے تو ان سے جدا ہوا۔

ظاہر ہے کہ توفی کے معنے آپنے بھی موت ہی سمجھا ہے اگر اس کے معنی یہاں پہ اور ہوتے تو اس مثال کو آپ اپنے لئے کبھی چسپاں نفرماتے۔

(۲) وما محمدؐ الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل - یعنی محمدؐ بھی تو ایک رسول ہے اور تحقیق اس سے پہلے بہت سے رسول گذر چکے اس آیت سے ابوبکر صدیقؓ نے آنحضرتؐ کی وفات پر جماعت صحابہ کے روبرو استدلال کیا تھا - جبکہ حضرت عمر فاروقؓ برہنہ شمشیر لئے پھرتے تھے کہ اگر کوئی کہیگا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مر گئے تو اس کو قتل کردونگا ممکن ہے کہ اور صحابہ کرام کا بھی عظمت و علو شان محمدؐی کی وجہ سے یہی خیال ہو مگر اس آیتہ کے پیش ہونے پر سبھوں نے مان لیا اور تمام صحابہ کا اجماع ہو گیا کہ تمام رسول مرچکے ہیں اور یہ صحابہ کا پہلا اجماع ہے۔ اگر حضرت مسیح اس سے مستثنیٰ کئے جاتے تو یہ دلیل حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی موت پر ہی چسپاں نہیں ہوتی ہے۔ کیونکہ جب مسیح مستثنیٰ ہیں تو آنحضرتؐ کو بدرجہ اعلےٰ مستثنیٰ ہونا چاہیئے دوسرے قرآن کریم میں جہاں الف لام میم ایسے موقعہ پر آیا ہے الف۔ لام میم۔ استغراقی بھی آیا ہے۔ جیسے الحمد وغیرہ۔ تو کیا الحمد للہ میں کوئی حمد اللہ سے مستثنیٰ ہے۔

(۳) فیھا تحیون وفیھا تموتون ومنھا تخرجون - تم زمین ہی میں زندہ رہوگے اور اسی میں مروگے اور اسی سے پھر نکالے جاؤگے پس اس قانون خداوندی کے خلاف کیوں زندہ آسمان پر رکھا جاتا ہے۔

(۴) ولکم فی الارض مستقر ومتاع الیٰ حین (اے اولاد آدم) تمہارے واسطے زمین میں جائے قرار ہے اور ایک وقت تک گذران - پس یا تو یہ قرآن کا کلیہ (نعوذ باللہ) غلط ہے یا حضرت مسیح کا آسمان پر زندہ رہنا۔

(۵) والذین یدعون من دون اللّٰہ لا یخلقون شیئاً وھم یخلقون اموات غیر احیاء وما یشعرون ایان یبعثون - اور جو اللہ کے سوا معبود پکارے جاتے ہیں وہ تو کسی شے کو پیدا نہیں کر سکتے بلکہ خود مخلوق ہیں مردہ ہیں زندہ نہیں اور نہیں جانتے کہ کب اُٹھائے جائینگے پس اگر مسیح جو خدا کے سوائے معبود پکارے جاتے ہیں زندہ ہیں تو ضرور معبود برحق ہیں (نعوذ باللہ) کیونکہ قرآن کریم باطل معبودوں کو جو نزول قرآن کے وقت معبود پکارے جاتے تھے مُردہ کہتا ہے خدا رحم فرماوے ہمارے مسلمان بھائیوں پر

فہرست کتب
بدر ایجنسی قادیان دارالامان
ضلع گورداسپور

کتاب	قیمت
پہلا پارہ قرآن شریف	۱ر
پہلا پارہ و دوسرا ”	۲ر
سر الشہادتین	۱ر
سنت احمدیہ	۴ر
عقائد احمدیہ	۲ر
جام شہادت	۰ر
نظم مستورات	۰ر
کشف الاسرار	۴ر
شہادت القرآن	۳ر
مکتوبات احمدیہ	۸ر
کامن غلام رسول	۰ر
ثنائی چکر	۱ر
معیار الصادقین	۳ر
سالانہ رپورٹ	۳ر
صحیفہ آصفیہ	۲ر
شرائط بیعت سابقہ	-ر
احسن القصص	۱۲ر
کامن اللہ داد خان	۰ر
کتاب الصیام	۱ر
جنتری ایک سو پچیس سال	عہ
شرائط بیعت ع۱	-ر
مرزا صاحب کا مذہب ع۲	-ر
ایضاً ع۶	-ر
اب یا رب ع۳	-ر
قصیدہ مہدوی	-ر
تحفہ عید	-ر
درثمین فارسی مجلد	۶ر
ایضاً بے جلد	۵ر
ایضاً اردو بے جلد	۳ر
درثمین سابقہ حصہ دوم کہنہ	۲ر
ضرورت امام	۱۰ر

کتاب	قیمت
نور الفرقان حصہ دوم	۴ر
چٹھی مسیح	۱ر
سی حرفی چوہڑمل یعنی عبد القدوس	-ر
احمدی کامن	۱ر
اظہار حق	-ر
سی حرفی احمدی فضل الدین	۰ر
تعلیم القرآن	۱ر
بلاغ القوم عابدین	۱۰ر
”	
صدقے جاواں	-ر
سیف حق	۲ر
سی حرفی اللہ داد	-ر
کلمۃ الفضل	۱ر
مسیح موعود کی سچائی	-ر
گلدستہ احمدی	۰ر
کرشن اوتار	۰ر
تحفۃ المشارقین	-ر
گل موتیا	-ر
جام وحدت	-ر
گلدستہ رسالت	۲ر
مجموعہ آئین	-ر
تحفہ ندوہ	۰ر
سناتن دہرم	۰ر
ستارہ قیصرہ	
کشف الغطاء	۲ر
آسمانی فیصلہ	۲ر
اعجاز احمدی	۳ر
دافع البلاء	۱ر
دعوت ندوہ	۱۰ر

کتاب	قیمت
نظم موت	-ر
میز کی فریاد	-ر
سچ دا سدا	-ر
سراج الدین کے جواب	۸ر
الحق لدھیانہ	۶ر
حقیقت نماز	عہ
مجموعہ اشتہارات حصہ اول	۱۰ر
ایضاً حصہ دوم	۱۰ر
ایضاً حصہ سوم	۱۰ر
ایضاً حصہ چہارم	۱۰ر
یسرنا القرآن	۱ر
رپورٹ جلسہ سالانہ	۸ر
اردو کا قاعدہ حصہ سوئم	۱ر
سی حرفی آثار مسیح	۱ر
مورکھ سدھ	۱ر
رد افترا	۰ر
مذہب منصور	۸ر
تفسیر پارہ ۲۷	عہ
تفسیر پارہ ۲۸	عہ
تفسیر پارہ ۲۹	عہ
سیر پرند	عہ
مسلمانوں کا خدا	۲ر
خزینۃ المعارف حصہ اول	۴ر
تفسیر پارہ انتیسواں ۲۹	عہ
تفسیر پارہ تیسواں ۳۰	عہ
سچ بیان	۱ر
مجربات نوردین اول	۱۰ر
ایضاً حصہ دوم	۱۰ر
ایضاً حصہ سوم	۱۰ر
تحفہ بنارس بے جلد	۴ر
ایضاً مجلد	۶ر
تفسیر سورہ فاتحہ پنجابی	۱ر
ایضاً بقرہ پنجابی	۳ر
الذکر	۲ر
دینیات کا پہلا رسالہ	۱ر

کتاب	قیمت
حجۃ الاسلام	۱ر
مبادی الصرف	۲ر
چشمہ مسیحی	۳ر
خطبہ الہامیہ	عہ
تحفہ قیصرہ	۲ر
مواہب الرحمن	۴ر
نماز مترجم	۱ر
القول الصحیح	۱ر
نور فرقان	۱۰ر
استخلاف	۳ر
وچھوڑہ کونج	۰ر
دعوت دہلی	۱۰ر
انجیل انگریزی	۱ر
آئینہ صداقت	۰۲ر
مباحثہ مونگھیر	۴ر
واقعات بھاگلپور	۴ر
تصدیق کلام ربانی	۸ر
علمائے خلف	۸ر
ثنائی فرار یا ہائے انکار	۳۰ر
چودھویں صدی کا یہودی	۰۲ر
ثنائی ہرزہ درائی	۰۲ر
نیر اسلام	۴ر
ثنائی چکر	۰ر
حق کا پرچار	۳ر
بائیبل کا پرچار	-ر
یرمیاہ نبی کی پیشینگوئی	-ر
اسلام کا گرو	۰ر
نور دل	۰ر
آقیموا الصلوٰت	۱۰ر
مجموعہ فتاویٰ حصہ اول، ایضاً حصہ دوم، ایضاً حصہ سوم	عہ
فرزند علی	۳ر
رویائے صالحہ	۴ر

کتاب	قیمت
شہادت آسمانی حصہ اول	۵ر
ایضاً حصہ دوم	۲ر
السر المکتوم	۶ر
احمدی پاکٹ بک حصہ اول	۲ر
ایضاً حصہ دوم	۲ر
دعوۃ الحق	۱ر
تحفہ عرب	۳ر
سفرنامہ ناصر ع۱	۲ر
ایضاً ع۲	۳ر
شدہی کی اشدہی	۶ر
عربی بول چال	۲ر
اسلام اور بدھ مذہب	۳ر
گلدستہ حمد	۰ر
مباحثہ رامپور	۰۲ر
البرہان الصریح	۰۲ر
کرشن لیلا	۱ر
سری نہ کلنک اوتار	۹ر
فتحین	۳ر
عصمت انبیاء	۷ر
غلامی	۳ر
اسوہ حسنہ	۸ر
چولہ گرو نانک صاحب	۰ر
لیکچر مہر سنگھ	-ر
محمد رسول اللہ	۱۰ر
نغمہ اکمل	۰۲ر
مجاہد المسیح	۴ر
الاسماء الحسنیٰ	۵ر
اربعین	۴ر
پرانی تحریریں حضرت اقدس کی	۲ر
موعظۃ الحسنیٰ	۲ر
خطبات کریمیہ	۴ر
سلک مروارید حصہ اول	۴ر
ایضاً حصہ دوم	۴ر
تفسیر پارہ ۲۷	عہ
تفسیر پارہ ۲۸	عہ

کتاب	قیمت
تفسیر پارہ ۲۹	عہ
مکتوبات احمدیہ	۸ر
نصیحت المسلمین	۰ر
فتوح الرحمن	۱ر
خطبات نور	۸ر
مورکھ سدھ	۰ر
ہائے حسین مظلوم	۰ر
لیکچر لاہور	۱۰ر
لیکچر سیالکوٹ	۱۰ر
درثمین مکمل اردو فارسی مجلد	۹ر
خلافت راشدہ حصہ اول	۸ر
راز حقیقت	۱ر
مسک العارف	۱۰ر
برکات الدعاء	۲ر
الحق دہلی	۸ر
اسلام کی فلاسفی	۴ر
معیار حق	-ر
نسیم دعوت	۳ر
الوصیت	۱۰ر
نور الحق	۹ر
التبیان	۲ر
ضمیمہ یسرنا القرآن	-ر
قاعدہ اردو حصہ دوم	۱ر
برہان الحق	۴
تذکرۃ الشہادتین	۵ر
فک الشاس	۲ر
رد چکڑالوی	۵ر
دین الحق	۸ر
کفارہ	۳ر
توضیح مرام	۳ر
عبرت	۸ر
طب روحانی	۲ر
ہدایات	۱ر

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور مصدقہ حضرت امیر المومنین -
اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے ممسک - مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے - دفتر اخبار بدر سے بہ ادائے قیمت نقد ساڑھے چار روپے (للعہ) یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے -

کشتہ جریان

غربا کی درخواست منظور بجائے تین روپے کے ڈھائی روپے
جریان - درد کمر - کثرت احتلام - ان امراض میں ایک حد تک مفید بلکہ اکسیر ثابت ہوتا ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے آئندہ بھی مفید ثابت ہوگا -

جریان کی کثرت اشاعت

پیشاب کے پہلے یا بعد میں منی کا گرنا - یہ بیماری چند روز میں آدمی کو مُردوں کی طرح زندہ درگور کر دیتی ہے اور اس سے یہ بیماریاں ہوتی ہیں - مالیخولیا - نسیان کمی قوت حافظہ - ضعف دماغ - بینائی کا کم ہونا - ناامیدی - بے خوابی خوف - غمگینی - نامردی وغیرہ امراض شدید حملہ آور ہوتے ہیں جو شخص اس بیماری میں مبتلا ہو - وہ علاج کا کوشاں رہے جہاں سے میسر ہو - ہرگز بے خوف و بیفکر نہ رہے - ورنہ امراض بالا میں مبتلا رہ کر آخر ہلاکت تک نوبت پہنچے گی - ہم نے اس کشتہ کو بڑی محنت سے تیار کیا ہے اور کئی پرانے جریان والے مریضوں پر آزمایا محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ۲۴ روز کے استعمال سے بالکل شفا پا گئے بعد تجربہ و دعاؤں کے اعلان کیا جاتا ہے تاکہ پبلک فائدہ اٹھائے - قیمت ۲۴ روزہ بمعہ سفوف ڈھائی روپے محصول ڈاک بذمہ خریدار
ترکیب استعمال سفوف جو ہمراہ ہوگا - اس میں ایک ماشہ اور کشتہ ۲ رتی ملا کر ہمراہ پانی صبح و شام کھائیں - اور ترشی - شیرینی سے پرہیز -

المشتہر

نظام جان و عبدالرحمن کاکاخانی - قادیان - ضلع گورداسپور

فصلی بخار اور تلی کی دوا

یہ دوا اونتیس ۲۹ سال سے سارے ہندوستان میں استعمال کی جاتی ہے - اگر آپ بخار میں مبتلا ہوں اور سب قسم کے علاج کر کے تنگ آ گئے ہوں - تو اس مجرب دوا کو ایک مرتبہ ضرور منگا کر استعمال کریں - اس میں چند فائدے لاجواب ہیں - یہ ملیریا کیڑوں کو مار دیتی ہے - اس لئے اس کی چار پانچ خوراک پیتے ہی بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے - اور یہ خون کو گاڑھا کر دیتی اور تلی کو گراتی ہے - قیمت شیشی کلاں چودہ آنہ (۱۴؍) محصول دو شیشی تک ۸؍ قیمت شیشی خورد آٹھ آنہ (۸؍) محصول ڈاک ۵؍ - دو شیشی تک ۶؍

داد کا مجرب مرہم

ایک مرتبہ لگانے سے کھجلی اچھی ہو جاتی ہے - دو تین مرتبہ لگانے سے ایک دم اچھا ہو جاتا ہے قیمت فی ڈبیہ ۳؍ - محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے ۶ ڈبیہ تک ۵؍ اور بارہ ڈبیہ تک ۶؍

ملنے کا پتہ

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے - اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے - یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب مدظلہ کا بنایا ہوا ہے - آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است"
یہ سرمہ دھند - جالا - پھولا - پڑوال - سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند وغیرہ امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے
قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ ۲؍ قسم دوم ۱؍ قسم سوم ۸؍ -
اصلی ممیرہ جس کی قیمت ۵؍ فی تولہ ہے - فی الحال دو ماہ کے لئے اس کی رعایتی قیمت فی تولہ ۴؍ کر دی ہے - بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا ہے - **ترکیب استعمال** ممیرہ پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاوے - یہ سرمہ گرمی کے موسم میں جس کی آنکھیں دکھتی ہوں تو ان کے لئے بہت مفید ہے -

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جس کی عبارت درج ذیل ہے
مقوی جمیع اعضا - نافع صرع - مشتہی طعام - قاطع بلغم و ریاح - دافع بواسیر و جذام و استسقا و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت - فساد بلغم و قاتل کرم شکم - مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل بول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے - بقدر دانہ نخود دودھ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کریں - قیمت قسم اول ۱۲؍ تولہ - قسم دوم ۸؍ تولہ ہے -

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری - بادامی - سیاہ اور سفید - ماشی - ریشمی اور سوتی - شتری ململ سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں -

المشتہر

احمد نور کابلی - مہاجر - سوداگر - قادیان ضلع گورداسپور

کھوئی ہوئی قوت

کی واپسی کے لئے ہمارے ایک بھائی ایک معتبر اور قیمتی دوائی کھانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں - قیمت مبلغ ۵؍ ہے - اور بدر ایجنسی قادیان سے مل سکتی ہے -

مسلمانوں کی دلچسپی کی سات انگریزی کتابیں

(۱) دی ٹرکو اٹالین وار اینڈ اٹس پرابلس
مصنفہ سر طامس بار کلے - یہ کتاب جنگ طرابلس کے مسائل پر بحث کرتی ہے اور اس میں ایک باب سید امیر علی بالقابہ کا لکھا ہوا بھی ہے - ۲۵۰ صفحات مجلد - قیمت مبلغ ۱۲؍ فی نسخہ پختہ -

(۲) ان دی شیڈو آو اسلام - در ظل اسلامی مصنفہ ڈی میترا واکا - اسلامی زندگی کے متعلق ایک غیر معمولی دلچسپی کا ناول ہے - قیمت ۱۲؍ فی نسخہ - مجلد ۲؍

(۳) سم پیچز فرام دی لائف آو ٹرکش ومن
ترکی خواتین کی زندگی کے حالات - مصنفہ ڈی میترا واکا
قیمت ۱۲؍ نسخہ

(۴) دی وڈو وڈ کوئین یارانی صاحبہ جھانسی - یہ ایک قصہ ناٹک کے طرز پر ہے - مصنفہ الیگزنڈر راجرس ہے جس کا دیباچہ مشہور مستشرق سر ایڈون آرنلڈ صاحب کا ہے - مجلد قیمت مبلغ ۱۲؍ -

(۵) دی سے انگس آف محمد صلی اللہ علیہ وسلم - احادیث آنحضرت کا انگریزی ترجمہ - مولفہ سہروردی صاحب ایم - اے - قیمت ۱۲؍ فی نسخہ -

(۶) ایشیا اینڈ یورپ - مصنفہ میریڈتھ ٹونسنڈ - جو بہت مدت تک رہ چکے ہیں - ہر دو بر اعظموں کے تعلقات پر مدت العمر غور کرنے کے بعد اپنے نتائج فکر کو اس کتاب کے ذریعہ سے دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں - ایڈیٹر صاحب سپکٹیٹر رقمطراز ہیں - کہ اس عجیب کتاب کی دلچسپی کسی مبالغہ کے اندر نہیں آ سکتی - وہ مشکل اور اہم مسائل جو ایشیا پر حکومت کرتے ہوئے سلطنت برطانیہ کے سامنے ہیں اس کتاب میں حل کر دیئے گئے ہیں چوتھی بار چھپی ہے - مجلد قیمت مبلغ ۱۲؍

(۷) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) عربی اکبر - مصنفہ ایضاً - نئی کتاب ہے - مجلد قیمت ۱۲؍

المشتہران

بلیکی اینڈ سن لمیٹڈ
وارک ہوس بمبئی

Blakie & Son Ld
Warwick House
Bombay.